اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پاکستان کی سالمیت......ہماری ذمہ داری

پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ میں اس قدر مشکل، گھمبیر، کٹھن، ناموافق اور مخدوش حالات کبھی پیدا نہیں ہوئے جیسے کہ اب ہیں۔ دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پوری دنیا پاکستان کے وجود کو امن عالم کے لیے سنگین خطرہ سمجھتی ہے۔ کہیں بھی کوئی حادثہ یا دہشت گردی کی واردات ہو، اس کے تانے بانے پاکستان سے جوڑ دیئے جاتے ہیں اور اس آڑ میں طرح طرح کے مطالبے کیے جاتے ہیں۔ پاکستان تنہائی کا شکار ہے اور اکیلا ان تمام الزامات کا جواب دیتا ہے۔ لیکن کوئی قبول کرنے کو تیار نہیں۔ پاکستان کو اس حالت میں پہنچانے میں بلاشبہ سابقہ اور موجودہ حکومت کا کلیدی کردار ہے۔ جو اپنی سرزمین کو دوسروں کے لیے میدانِ کارزار بنائے ہوئے ہے اور پرائی آگ کو خود اپنے گھر لے آئے ہیں۔ افغانستان کا سلگتا ہوا مسئلہ ابھی جوں کا توں ہے اور نہ صرف امریکہ بلکہ تمام اتحادی فوجوں کے لیے امتحان گاہ بنا ہوا ہے۔ طالبان کی آڑ میں پاک سرزمین پر کھلے عام مداخلت جاری ہے اور روزانہ میزائل داغے جا رہے ہیں۔ پارلیمنٹ نے قرارداد کے ذریعے اس مداخلت پر سخت احتجاج بھی کیا۔ لیکن یہاں کسی پارلیمنٹ کی کیا حیثیت ہے۔ اس لیے کہ امریکہ کو پہلے پرویز مشرف کی شکل میں ایک آمر ملا، جس کی رضامندی سے سب کچھ ہوتا رہا۔ لیکن اب جناب زرداری کے ذریعے وہ اپنے اہداف حاصل کر رہا ہے۔

شخصی حکومت اور فردِ واحد کی حکمرانی سے امریکہ بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس پر احتجاج اپنی جگہ جاری ہے کہ دوسرا سانحہ ممبئی نے امتحان میں ڈال دیا۔ بھارت نے بھی روایتی انداز میں اس کا سارا ملبہ پاکستان پر ڈال دیا اور غیر ریاستی عناصر کو ملوث قرار دیا۔ بلکہ کھلے الفاظ میں لشکر طیبہ (جماعۃ الدعوۃ) کا نام لیا

اور ڈرامائی انداز میں سلامتی کونسل سے انہیں دہشت گرد تنظیم قرار دے ڈالا۔ جس کی آڑ میں حکومت نے ان کے سرکردہ افراد کو گرفتار کیا اور دفاتر سیل کر دیئے۔ جس پر بھارت مطمئن نہیں۔ بلکہ وہ اسے ٹوپی ڈرامہ قرار دے رہا ہے اور اس پر عملی کارروائی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ بصورت دیگر وہ خاص جگہوں پر خود حملہ کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ یہ آشیرباد اسے امریکی حملوں سے ملی۔ جب ہم آج تک امریکہ کو اس کی کھلی جارحیت سے نہیں روک سکے تو انڈیا بھی امریکہ کی نقل کرنا چاہتا ہے۔ حکومت کی نااہلی اور غیر دانشمندانہ پالیسیوں کی بدولت آج یہ دن دیکھنے نصیب ہو رہے ہیں کہ پاکستان کی بقا اور سالمیت کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ ایسے میں بحیثیت ایک پاکستانی کے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر وطن عزیز کی سالمیت اور بقاء کی فکر کریں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔

پاکستان صرف بیرونی خطرات سے دوچار نہیں بلکہ یہاں داخلی مسائل بھی ایسے ہیں جنہوں نے پاکستانیوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ مثلاً کسی بھی ملک کی بقاء اور سالمیت کا سب سے بڑا سہارا عدلیہ ہوتی ہے۔ جو مشکل سے مشکل حالات میں بھی عدل و انصاف کا ترازو ہاتھ سے نہیں چھوڑتی اور لوگ پورے اعتماد کے ساتھ حق و انصاف کے لیے ان سے رجوع کرتے ہیں۔ مگر پاکستان کا مسئلہ یکسر مختلف ہے۔ یہاں اعلیٰ عدلیہ آج کل سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ وکلاء کی بہت بڑی تعداد اس کے خلاف صف آراء ہے۔ وہ چیف جسٹس کو قبول کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں اور ملک گیر تحریک چل رہی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ چیف جسٹس کے خلاف یہ الزام شدت اختیار کرتا جا رہا ہے کہ انہوں نے انصاف کے سب سے بڑے منصب پر بیٹھ کر اپنی بیٹی کے لیے اضافی نمبروں کی رعایت حاصل کی اور میڈیکل میں داخلہ دلوایا۔ وکلاء اور قائمہ کمیٹی کا کہنا ہے کہ اگر انصاف کی سب سے بڑی مسند پر بیٹھ کر کوئی ایسا کرتا ہے تو دوسروں سے کیا توقع رکھیں؟ اس الزام میں کتنی حقیقت ہے یہ تو بعد کی بات ہے۔ اس الزام پر ہی چیف جسٹس کو مستعفی ہو جانا چاہیے تھا تاکہ غیر جانبدارانہ تحقیق ہو سکتی۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ کسی ملک میں انصاف کا نہ ملنا انتہائی خطرناک بات ہے۔ ایسی صورت میں لوگ پھر دشمنوں کی طرف دیکھتے ہیں کہ وہ آئیں اور پھر انصاف دلائیں اور ظالموں سے نجات دلائیں۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

پاکستان میں قانون کی حکمرانی اور آئین کی بالادستی ایک خواب ہے۔ جو جماعت بھی برسراقتدار آتی ہے وہ آئین سے ماورآء فیصلے کرتی ہے اور پارلیمنٹ کو بائی پاس کیا جاتا ہے اور کابینہ کو بطور ربڑسٹیمپ استعمال کیا جاتا ہے۔ شخصی رائے کو قانون کا درجہ حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اغیار ہمیشہ کسی ایسے شخص کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جس کے ذریعے وہ مفادات حاصل کریں اور ایسی سیاسی جماعتوں کو استعمال کرتے ہیں کہ جن کے لیڈر آمرانہ سوچ رکھتے ہوں اور اس سیاسی جماعت میں انتخابات کا تصور تک نہ ہو۔ آئین اور قانون کی بالادستی نہ ہونے کی وجہ سے اغیار اس ملک کو ترنوالہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک شخصی اور آمرانہ سوچ کے حامل شخص کے ذاتی فیصلوں کی تنفیذ آسان ہے۔ چہ جائیکہ پارلیمنٹ کوئی فیصلہ کرے جس پر عمل درآمد مشکل ہو جائے۔ یہی وہ خوف ہے جو اقتدار کی غلام گردشوں میں گھومنے والوں کو پسند نہیں ہے اور پارلیمنٹ سے بالا بالا اپنے فیصلے خود کرتے ہیں اور عمل درآمد بھی۔ جس کا مظاہرہ کئی اہم مواقع پر ہو چکا ہے۔

اب حالیہ ممبئی بم دھماکوں کے موقعہ پر بھارت کے مقابلے میں پاکستانی قیادت نے جس بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ جلدبازی میں وزیراعظم نے آئی ایس آئی کے سربراہ کو بھارت بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن کچھ وقت بعد یہ فیصلہ واپس لینا پڑا اور ایسے ہی بھارت کے وزیرخارجہ کی دھمکیوں پر مبنی ٹیلی فون پر ہوا۔ بھارت کی جانب سے فضائی حدود کی خلاف ورزی پر بھارت کی بجائے ازخود اس کی وضاحتیں اعلیٰ قیادت کی غیر سنجیدہ اور غیر دانشمندانہ پالیسیوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی بقاء اور سالمیت کی خاطر تمام ذاتی رنجشیں اور اختلافات ختم کر دیئے جائیں اور نہایت جاندار موقف اختیار کیا جائے اور پوری قوم کو سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو جانا چاہیے۔ اس لیے کہ پاکستان ہے تو ہم ہیں اور ہماری حیثیت ہے۔ پاکستان کے بغیر ہماری کیا حیثیت......؟ اس ضمن میں کلیدی کردار حکمران طبقے کو ادا کرنا ہے۔

ہماری قوم سے بھی اپیل ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنا کردار ادا کرے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆